

111513 - طلوع فجر میں شك ہو تو کھا لے، اور غروب آفتاب میں شك ہو تو نہ کھائے

سوال

- 1 - روزے دار کے لیے افطاری کرنا اس وقت جائز ہے جب اسے غروب آفتاب کا یقین ہو جائے، یا پھر ظن غالب ہو کہ سورج غروب ہو گیا ہے۔
اس لیے اگر اس نے غروب آفتاب میں شك ہونے کی بنا پر افطاری کر لی اور پھر اسے پتہ چلا کہ سورج غروب نہیں ہوا تو وہ اس دن کی قضاء کریگا۔
- 2 - جس نے طلوع فجر میں شك ہونے کی بنا پر کھا پی لیا تو کیا اس کا روزہ صحیح ہوگا یا نہیں۔
سوال یہ ہے کہ: پہلے مسئلہ میں قضاء کیوں واجب ہوتی ہے، اور دوسرے مسئلہ میں قضاء کیوں نہیں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

روزے دار کو غروب آفتاب میں شك ہو اور وہ روزہ افطار کر لے تو وہ روزہ کی قضا کریگا، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

پھر تم روزہ رات تک پورا کرو البقرة (187).

رات تو غروب آفتاب سے شروع ہوتی ہے، اور اسے یقین تھا کہ ابھی دن ہے صرف غروب آفتاب میں شك تھا، اس لیے وہ افطاری اس وقت کرے جب اسے غروب آفتاب کا یقین ہو جائے یا پھر ظن غالب ہو کہ سورج غروب ہو چکا ہے۔

کیونکہ اصل یہی ہے کہ دن باقی ہے، اس لیے اس اصل کو یقین یا ظن غالب سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔

لیکن جب طلوع فجر میں شك ہو اور کھا پی لے تو اس روزہ کی قضاء نہیں کی جائیگی کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

اور تم کھاؤ پیئو حتیٰ کہ فجر کا سیاہ دھاگہ رات کے سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے البقرة (187).

یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

حتی کہ تمہارے لیے واضح ہو جائے .

یہ اس کی دلیل ہے کہ طلوع فجر کا یقین ہونے سے قبل کھانے پینے کی اجازت ہے، اور اس لیے بھی کہ اسے یقین تھا کہ ابھی رات ہے، اس لیے اس پر کھانا پینا حرام اس وقت ہی ہوگا جب طلوع فجر کا یقین ہو جائے، کیونکہ اصل میں رات باقی ہے۔

مزید آپ سوال نمبر (38543) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم .